سوال

(569) کیا مدرک رکوع مدرک رکعت ہو سکتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو آدمی رکوع میں شامل ہوجائے کیا اس کی رکعت ہو جائے گی یا نہیں؟ قرآن و سنت کی روشنی میں جواب دے کر مشکور فرماویں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رکوع کی رکعت کا مسئلہ چند سخت مشہور اختلافی مسائل میں سے ایک ہے جس پر زمانہ قدیم سے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ مزید طوالت کی ضرورت نہیں۔ بالاختصار،جمہور اہلِ علم '' مُدرکِ رُکُوع'' (یعنی رکوع میں شامل ہونے والا) کی رکعت کو شمار کرتے ہیں۔ جب کہ دوسری طرف اہلِ علم کی ایک جماعت رکوع کی رکعت کی قائل نہیں۔ ان میں سے صحابی جلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں، جن کی زیادہ تر مرویات پر اعتماد کرتے ہوئے جمہور رکوع کی رکعت کے قائل ہوئے ہیں۔ اگرچہ وہ اپنے مقام پر محلِ تأمل ہیں۔ امام المحد ثین بخاری رحمہ اللہ بھی رکوع پر رکعت کو شمار نہیں کرتے۔ میرے نزدیک بھی أقرب إلی الصواب بات یہی ہے، کہ مدرکِ رُکوع مدرکِ رَکعت نہیں۔ دلیل اس کی مشہور صحیح حدیث ہے :

'فَمَا أَدرَکتُم فَصَلُّوا وَمَا فَاتَکُم فَأَتِمُّوا۔ ' صحیح البخاری، بَابُ قَولِ الرَّجُلِ : فَاتَتنَا الصَّلَاةُ، رقم:٦٣٥

یعنی '' جو حصہ نماز کا امام کے ساتھ پالو، سو اسے پڑھ لو!اور جو رہ جائے، اسے (بعد میں) پورا کرلو!''

یہاں چونکہ مقتدی سے دو اہم چیزیں (قیام اور قرأتِ فاتحہ) جن پر نماز کا دارو مدار ہے، وہ فوت ہو چکی ہیں۔ لہٰذا مذکورہ حدیث کی بناء پر رکعت کی قضائی ہونی چاہیے۔ (وا أعلم بالصواب)

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو! (فتاویٰ اہلحدیث جلد دوم ص ١٥٦/١٨٢) اور (ہدایۃ السائل إلی أدلۃ المسائل للنواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ (ص:١٨٦)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

محدث فتویٰ